صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 11 مارچ 2013ء بمطابق 28 ربیع الثانی 1434 ہجری بعد از دوپہر چار بجکر پینتیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

فَأَقِمۡ وَجۡهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفً۬ا‌ۚ فِطۡرَتَ ٱللَّهِ ٱلَّتِى فَطَرَ ٱلنَّاسَ عَلَيۡہَا‌ۚ لَا تَبۡدِيلَ لِخَلۡقِ ٱللَّهِ‌ۚ ذَٲلِكَ ٱلدِّينُ ٱلۡقَيِّمُ وَلَـٰكِنَّ أَڪۡثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يَعۡلَمُونَO مُنِيبِينَ إِلَيۡهِ وَٱتَّقُوهُ وَأَقِيمُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَلَا تَكُونُواْ مِنَ ٱلۡمُشۡرِڪِينَO مِنَ ٱلَّذِينَ فَرَّقُواْ دِينَهُمۡ وَڪَانُواْ شِيَعً۬ا‌ۖ كُلُّ حِزۡبِۭ بِمَا لَدَيۡہِمۡ فَرِحُونَO وَإِذَا مَسَّ ٱلنَّاسَ ضُرٌّ۬ دَعَوۡاْ رَبَّہُم مُّنِيبِينَ إِلَيۡهِ ثُمَّ إِذَآ أَذَاقَهُم مِّنۡهُ رَحۡمَةً إِذَا فَرِيقٌ۬ مِّنۡہُم بِرَبِّہِمۡ يُشۡرِكُونَ۔

(ترجمہ): سو تم یکسو ہو کر اپنا رخ اس دین کی طرف رکھو اللہ کی دی ہوئی قابلیت کا اتباع کرو جس پر اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو پیدا کیا ہے اللہ تعالیٰ کی اس پیدا کی ہوئی چیز کو جس پر اس نے تمام آدمیوں کو پیدا کیا ہے بدلنا نہ چاہیئے پس سیدھا دین یہی ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ تم خدا کی طرف رجوع ہو کر فطرت الٰہیہ کا اتباع کرو اور اس سے ڈرو اور نماز کی پابندی کرو اور شرک کرنے والوں میں سے مت رہو۔ جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر لیا اور بہت سے گروہ ہو گئے ہر گروہ اپنے اس طریقہ پر نازاں ہے جو ان کے پاس ہے۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔ 'کوئسچنز آور' : نور سحر صاحبہ، کوئسچن نمبر؟

محترمہ نور سحر: تھینک یو، سپیکر صاحب لیکن سپیکر صاحب، آج میں کوئی کوئسچن موو نہیں کرونگی۔ پرسوں عورتوں کا انٹرنیشنل، عوامی 'ڈے' تھا اور اس پر آپ نے ڈیپارٹمنٹ کی غلطی کی وجہ سے جنہوں نے Reply مجھے نہیں دیا تھا، دو کوئسچنز کیلئے میں نے آپ سے ریکویسٹ کی تھی کہ اس کو بعد میں رکھیں، اس کی وجہ سے آپ نے میرے سارے کوئسچنز پینڈنگ کر دیئے حالانکہ مفتی صاحب کا کوئسچن تھا لیکن چونکہ آپ نے دیکھ لیا کہ مفتی صاحب موجود نہیں ہیں تو اس وجہ سے آپ نے سارے کوئسچنز موو کر دیئے تو میرا خیال تھا کہ آپ اس کو موو کر دیتے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی مرضی ہے، اکثر۔۔۔۔۔

محترمہ نور سحر: سر! یہ Discrimination ہم نے پانچ سال برداشت کر دی، اور ہم اس کو برداشت نہیں کرتے، بجائے اس کے کہ ہمیں Appreciate کیا جائے، جو بھی 'پرائیویٹ ممبر ڈے' آتا ہے، اس پر آپ چھٹی دے دیتے ہیں، ہمارے 'پرائیویٹ ممبر ڈے' کے سارے بلز رہ جاتے ہیں، ریزولیوشنز رہ جاتی ہیں۔ یہ ہمارے ممبر کے Rights کی Violation ہے۔ اگر ہم یہاں پر محنت کرتے ہیں، کچھ لاتے ہیں تو اس کیلئے ہمیں بہت کچھ کرنا پڑتا ہے۔ یہاں فلور پر آکر ہمیں کیا ملتا ہے؟ آپ کہتے ہیں کہ This is all pending، یہ کوئی طریقہ نہیں ہوا، جن کے جوابات آئے ہیں تو اس کو بھی آپ نے پینڈنگ کر دیا، تو اگر اس طرح آپ کو ہمارے کوئسچنز پسند نہیں ہیں تو میں ان کوئسچنز کو موو ہی نہیں کرتی اور نہ ہم 'پرائیویٹ ممبر ڈے' پر کوئی بات کرتے ہیں، Sorry۔

(اس مرحلہ پر محترمہ نور سحر، رکن اسمبلی ایوان سے واک آؤٹ کر گئیں)

جناب سپیکر: آپ کی مرضی ہے، آپ خواہ مخواہ اس وقت نمبر بنانا چاہ رہی ہیں، یہ آخری دن ہے سوچ لیں۔ ایسی فضول حرکتیں اچھی نہیں ہوتیں، All these are kept pending۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: معزز اراکین کی طرف سے رخصت کی درخواستیں موصول ہوئی ہیں، جن میں: حاجی ہدایت اللہ خان صاحب 03-11 و 03-12؛ وجیہہ الزمان خان صاحب 03-11؛ حاجی قلندر خان لودھی صاحب 03-11 و 03-12؛ واجد علی خان صاحب 03-11؛ ثناء اللہ میانخیل صاحب 03-11؛ سجاد اللہ

Is it the desire of the House that the leave may be خان صاحب 03-11۔
granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted. Honorable Minister for Law-----

(اس مرحلہ پر محترمہ نور سحر، رکن اسمبلی واک آؤٹ ختم کرکے ایوان میں تشریف لے آئیں)

(تالیاں)

جناب لیاقت علی شباب (وزیر آبکاری و محاصل): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی لیاقت علی شباب صاحب۔

وزیر آبکاری و محاصل: جناب سپیکر صاحب، دا آنریبل منسٹر صاحب، Sorry دا زمونږه Colleague محترمه راغله، هغې تيار ے هم کړے دے نو که هغې له مونږه د کوئسچن اجازت ورکړو جی۔

جناب سپیکر: زه خو Appreciate کوم چې څوک کار کوی کنه خو د هر چا، د هرې کرسئ خپلې مجبورئ وی، د هال د ډيکورم ساتلو، میٹنگ کے ڈیکورم کو قائم رکھنے کیلئے کچھ نہ کچھ سخت فیصلے بھی کرنا پڑتے ہیں، اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ میں کسی کی دل آزاری کرتا ہوں یا کسی کا حق مارتا ہوں۔ میں تو ان کو ہر وقت Appreciate کرتا ہوں کہ یہ اچھا کام کرتی ہیں۔ سب سے زیادہ اچھے کوئسچنز لاتی ہیں، وہ بھی کرتی ہیں تو کبھی کبھی تھوڑی سی تلخی بھی برداشت کرنا پڑتی ہے اور میری مزاج اس چیز کی نہیں ہے کہ میں کسی کی خواہ مخواہ وہ کرلوں، Any how میری کسی بات سے ان کو تکلیف ہوئی ہو تو اس کیلئے میں معذرت چاہتا ہوں۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: جی نور سحر صاحبہ، کوئسچن نمبر؟

محترمہ نور سحر: کوئسچن نمبر 11۔

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 11۔

* 11 _ محترمہ نور سحر: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع مانسہرہ میں بارانی پراجیکٹ کے ذریعے ترقیاتی کام کئے گئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو:

(i) مذکورہ پراجیکٹ کس کے کہنے پر کام کا تعین کرتا ہے، کیا ہر ضلع کے صوبائی حلقوں میں سکیمیں برابری کی بنیادی پر دی جاتی ہیں؛

(ii) مذکورہ پراجیکٹ کی موجودہ صورتحال کی تفصیل فراہم کی جائے، نیزاس کے مکمل، نامکمل اور جاری کاموں کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

جناب رحیم داد خان {سینیئر وزیر (منصوبہ بندی)}: (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) (i) یہ پراجیکٹ تنظیم سازی کے طریقہ کار پر کام کرتا تھا جس میں SRSP (NGO) تنظیم سازی کا کام کرتی تھی اور تنظیم کے ارکان کے باہمی مشورے سے ایک قرارداد کے ذریعے سے اپنی ضروریات کی نشاندہی ترجیحی بنیادوں پر کرتے تھے۔ قرارداد کی روشنی میں سماجی اور تکنیکی جائزہ (Feasibility Report) این جی او سٹاف، تکنیکی عملہ اور کنسلٹنٹ سکیم کی نوعیت کے مطابق اپنی رائے کا اظہار کرکے ترجیحی سکیم کا تعین کرتے تھے کیونکہ یہ Demand Driven اور Community based project تھا، اسلئے اس میں صوبائی حلقوں میں سکیمیں برابری کی بنیاد پر تقسیم کا تصور نہیں تھا۔

(ii) پراجیکٹ ستمبر 2010 میں بند ہو چکا ہے، اسلئے جاری کوئی سکیم نہیں۔ (منصوبہ کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

Mr. Speaker: Any supplementary?
Ms. Noor Sahar: No Sir, satisfied.
Mr. Speaker: Second Question, Question No.? Noor Sahar Sahiba?

محترمہ نور سحر: سوال نمبر 22۔

Mr. Speaker: Question No. 22.

* 22 _ محترمہ نور سحر: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 1996 میں ملاکنڈ ڈیویلپمنٹ پراجیکٹ جو کہ بیرونی امداد سے چل رہا تھا، پایہ تکمیل کو پہنچا؛

(ب) مذکورہ پراجیکٹ کی تکمیل کے چار سال بعد پراجیکٹ کی ملکیتی گاڑیاں، موٹر سائیکل، فرنیچر اور کمپیوٹر وغیرہ محکمہ کے حوالے کئے گئے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) مذکورہ پراجیکٹ میں گاڑیوں کی تعداد کتنی تھی اور یہ کن کن افسران کو دی گئیں، نیز ان کی رجسٹریشن اور انجن نمبر کی تفصیلات فراہم کی جائیں؛

(ii) محکمہ انتظامیہ کو حوالے کئے گئے موٹر سائیکلوں کی تعداد بمعہ رجسٹریشن نمبر اور چیسز نمبر کی بھی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب رحیم داد خان {سینیئر وزیر (منصوبہ بندی)}: (الف) جی نہیں، ملاکنڈ ڈیویلپمنٹ پراجیکٹ جو کہ اے ڈی پی کے تعاون سے چل رہا تھا، سال 2000ء میں شروع ہوا اور جون 2008 میں اختتام پذیر ہوا۔

(ب) جی نہیں، پراجیکٹ کی تکمیل کے نو مہینے کے اندر پراجیکٹ کی ملکیتی گاڑیاں، موٹر سائیکل، فرنیچر اور کمپیوٹر وغیرہ محکمہ پی اینڈ ڈی اور ملاکنڈ ڈویژن کے مختلف اضلاع میں تقسیم کئے گئے۔

(ج) (i) جی نہیں، مذکورہ پراجیکٹ 2000 میں شروع ہوا اور جون 2008 میں اختتام پذیر ہوا۔ مذکورہ پراجیکٹ کی ملکیتی گاڑیاں، موٹر سائیکل، کمپیوٹر اور فرنیچر وغیرہ محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات کے حوالے کئے گئے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

(ii) (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)

Mr. Speaker: Any supplementary?
Ms. Noor Sahar: No Sir, I am satisfied.
Mr. Speaker: Next Question, muhtarama Noor Sahar Sahiba.
Ms. Noor Sahar: Question No. 70.

جناب سپیکر: جی۔

* 70 _ محترمہ نور سحر: کیا وزیر بہبود آبادی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) موجودہ ضلعی افسران بہبود آبادی کے تعلیمی کوائف اور ریکارڈ تقرری کے دن سے محکمہ کے پاس موجود ہیں؛

(ب) صوبے کے تمام ضلعی دفاتر میں اکاؤنٹنٹ اور RHSC-A میں اکاؤنٹ اسسٹنٹ کی آسامیاں خالی ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) موجودہ ضلعی افسران بہبود آبادی کا تقرر کس طریقہ کار کے تحت عمل میں لایا گیا، ان کی تعلیمی قابلیت اور ریکارڈ تقرری کے دن سے مہیا کیا جائے؛

(ii) کن کن اضلاع میں اکاؤنٹنٹ اور اکاؤنٹ اسسٹنٹ کی کتنی آسامیاں خالی ہیں، خالی ہونے کی وجوہات بتائی جائیں، نیز اگر یہ پوسٹیں پبلک سروس کمیشن کے ذریعے پر کی جاتی ہیں تو پبلک سروس کمیشن سے رابطہ کیا گیا ہے یا نہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

(iii) کیا تمام اضلاع میں اکاؤنٹنٹ اور اکاؤنٹ اسسٹنٹ کو ایڈجسٹ کیا گیا ہے، تمام ایڈجسٹ کئے گئے سٹاف کی تعلیمی قابلیت اور کیریئر ریکارڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب سلیم خان(وزیر بہبود آبادی)</u>: (الف) ہاں۔

(ب) نہیں، چند ضلعی دفاتر میں خالی ہیں جن کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

(ج) (i) موجودہ ضلعی افسران کی تعلیمی قابلیت اور تقرری ہر ایک کے سامنے فہرست میں دی گئیں تفصیلات کے مطابق ہے جو کہ ایوان کو فراہم کی گئیں۔

(ii) جن اضلاع میں آسامیاں خالی ہیں، ان کی نشاندہی فراہم کردہ فہرست میں کی گئی ہے اور صوبائی پبلک سروس کمیشن کو پہلے ہی تقرری کیلئے لکھا گیا ہے۔

(iii) نہیں، بلکہ چند ایک میں ایڈجسٹمنٹ ہوئی ہے جن کی قابلیت اور کیریئر کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

<u>جناب سپیکر</u>: اس میں کوئی سپلیمنٹری سوال ہے؟

<u>Ms. Noor Sahar</u>: No Sir, satisfied.

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو جی۔ یہ لاء منسٹر صاحب آ گئے، نہیں آئے۔ آرمز بلز کون پیش کرے گا؟ This is kept pending۔ اب دیکھیں نا، لاء منسٹر نہیں ہیں تو ہم کیا کریں اس میں؟

Again honorable Law Minister, to introduce before the House, the Khyber Pakhtunkhwa, Explosive substances-----

<u>ایک آواز</u>: وہ نہیں ہیں۔

<u>Mr. Speaker</u>: This is also kept pending. The honourable Minister for Finance-----

<u>جناب لیاقت علی شباب(وزیر آبکاری و محاصل)</u>: جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر</u>: آپ بھی کریں گے؟

<u>وزیر آبکاری و محاصل</u>: جی۔

مسودہ قانون، مجریہ 2013 کا متعارف کرایا جانا

(بھاری سود پر قرضہ جات کی ممانعت)

Mr. Speaker: The honourable Mininster for Exise & Taxation, Liaqat Ali Shabab Sahib, on behalf of Finance Minister, to please move for consideration of the House, the Khyber Pakhtunkhwa, Prohibition of Usurious Loans Bill, 2013.

Minister for Excise & Taxation: Thank you, janab Speaker. On behalf of the honorable Finance Minister, I beg to lay before this august House, the Khyber Pakhtunkhwa, Prohibition of Usurious Loans Bill, 2013, for consideration please.

جناب سپیکر: یہ فی الحال Introduction ہے جی۔

وزیر آبکاری و محاصل: Introduction ہے؟

جناب سپیکر: آپ Introduction کیلئے ریکویسٹ کریں جی۔

Minister for Excise & Taxation: I, on behalf of Finance Minister Khyber Pakhtunkhwa, beg to lay before this august House, the Khyber Pakhtunkhwa, Prohibition of Usurious Loans Bill, 2013, for introduction.

جناب سپیکر: Sorry، یہ Typographic mistake ہے، ڈیپارٹمنٹ سے شاید آئی ہے، میں نے خود بھی Consideration کہا۔

وزیر آبکاری و محاصل: جی۔

جناب سپیکر: تو یہ غلطی مجھ سے بھی ہوئی۔

وزیر آبکاری و محاصل: جناب، مجھے بھی یہی کاپی دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کاپی وہی آپ کو بھی ملی ہے؟

وزیر آبکاری و محاصل: جی۔

جناب سپیکر: اچھا اچھا۔ It stands introduced، اس کی Correction ہو جائے۔

Honorable Minster for Transport, to please move for consideration of the Provincial Motor Vehicles (Khyber Pakhtunkhwa) (Amendment) Bill, 2013. Ji honorable-----

(Interruption)

جناب سپیکر: آپ کے اپنے بھی کافی پہلے اڑ گئے پینڈنگ ہو گئے۔ Honorable Law Minster on behalf of honorable، دا میاں صاحب پہ ھرہ خبرہ دومرہ تکڑہ پاخی چې کله ئے قانون سازی راغله نو هغه ته ئے بال ورکړو جی۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت صوبائی موٹر گاڑیاں، مجریہ 2013 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Honorable Minister for Transport, to please move for consideration of the Provincial Motor Vehicles (Khyber Pakhtunkhwa) (Amendment) Bill, 2013.

Mian Ifthikhar Hussain (Minister for Information): Mr. Speaker Sir, I beg to move before the House, the Provincial Motor Vehicles (Khyber Pakhtunkhwa) (Amendment) Bill, 2013, for consideration, please.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Provincial Motor Vehicles (Khyber Pakhtunkhwa) (Amendment) Bill, 2013, may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say' No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage':

اب اس میں اسمبلی کیا کرے گی؟ جو کچھ اخبار، ایک دو شہزادے ہیں، وہ لکھتے ہیں، اگلنے والی مشین اسمبلی کو کہتے ہیں تو۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب! ہم تو گناہگار ہیں، ہم تو حیران ہیں کہ ہم کیا کریں؟ اگر لیجسلیشن نہیں ہوتی تو باہر اخباروں اور ٹیلی ویژن پہ آتا ہے کہ جی اسمبلی کچھ نہیں کر رہی ہے، اسمبلی کچھ قانون سازی نہیں کر رہی ہے اور جب زیادہ کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ اسمبلی بل پاس کرنے کی مشین بن گئی ہے تو جناب سپیکر، یہ تو وقت کا تقاضا ہوتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس طرح کی باتیں نہیں لکھنی چاہئیں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی اسرار اللہ خان۔ اور بعض لفظ ایسے بولے جاتے ہیں نا جو Defamation کے اس میں آجاتے ہیں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، آپ کی باتیں بالکل صحیح ہیں اور یہ جس نے بھی دیکھا ہے، اس کی یقیناً دل آزاری ہوئی ہے۔ چونکہ سر، اگر ان دنوں میں یہ ایم پی ایز صاحبان جن کے حلقوں میں تقریباً Campaign سٹارٹ ہے اور وہ یہاں پر بیٹھے ہیں، کورم بھی پورا کرتے ہیں اور یہ کارروائی ہوتی ہے اور

ہمارے حلقوں میں یہ میسج جائے کہ یہ تو مطلب ہے اس طریقے سے کام ہو رہا ہے، آپ کو بھی سر یاد ہے، ان کے لیبر ڈیپارٹمنٹ کی لیجسلیشن تھی Mostly اور انہوں نے پہلے ہی سے ہمیں اس بارے میں آگاہ کیا تھا کہ ہمارے سات بلز آرہے ہیں اور جس پر ہم نے ڈیبیٹ کی تھی لاء ریفارمز میں، تو اس وقت سر انہوں نے ہمیں آگاہ کر دیا تھا اور انہوں نے ہمیں اعتماد میں بھی لے لیا تھا اور جب ساری ڈیبیٹ / ڈسکشن ہو گئی تو اگر ہم ایک منٹ میں بھی پاس کریں یا ایک گھنٹے میں، اس میں سر، میں ذرا توجہ لینا چاہونگا، یہ باہر ملکوں میں سر، یہ اپنے آخری دنوں میں پریزیڈنٹ بش جا رہے تھے اور 'مڈنائٹ ریگولیشنز' ان کے ہوتے ہیں، جیسے ہمارے آرڈیننسز ہوتے ہیں، ان کے 'مڈنائٹ ریگولیشنز' سر سینکڑوں کے حساب سے پاس ہوئے۔ میرے خیال میں تو کسی نے اس کے متعلق کوئی ایسی بات نہیں کی کہ آپ اتنی جلدی میں ایسی لیجسلیشن کیوں کر رہے ہیں؟ تو اگر آرڈیننس کے ذریعے گورنمنٹ آ گئی، پھر بھی اس میں ملامت ہے کہ جی اسمبلی کا سیشن ہے اور آپ اس طریقے سے یہ کر رہے ہیں اور چونکہ لیبر والوں نے ہمیں کہا تھا کہ پبلک کے مفاد میں یہ قانون سازی ہو رہی ہے اور اگر آپ مہربانی کر کے جی کمیٹیوں میں ایک ہی بار اس پہ ڈیبٹ کر لیں تو وہ بہتر ہوگا۔ تو میرے خیال میں یہ جو ہمارے پریس کے دوست بیٹھے ہوئے ہیں، آج کی یہ ساری ڈسکشن اس دن کے حوالے سے آ رہی ہے، مہربانی کر کے اس کو بھی اخبارات کی زینت اس وجہ سے بنائیں تاکہ ہمیں اپنا مدعا بیان کرنے کا موقع تو ملے اور یہ نہ ہو کہ یہی میسج جائے کہ جی اسمبلی جو ہے، وہ تو منٹوں اور سیکنڈوں میں قانون پاس کر کے اور ویسے ہی آنکھیں بند کر کے بیٹھی ہے، تو میرے خیال میں یہ نہایت زیادتی ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب، میجارٹی جو بلز آ رہے ہیں جناب سپیکر، وہ۔۔۔۔

(عصر کی اذان)

جناب سپیکر: جی عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! اس میں تقریباً 80، 90% وہ لیجسلیشن ہے کہ جو ڈیپارٹمنٹس 18th Amendment کے بعد Devolved ہو گئے ہیں اور اس پر لیجسلیشن، Provincial Legislation mandatory ہے۔ جناب سپیکر، اگر ہم اس آخری اجلاس میں یہ لیجسلیشن نہ کریں، اس پر بھی حکومت کو کافی عرصہ لینا پڑا کہ اس کیلئے نئی لیجسلیشن تیار کر رہے تھے۔ چونکہ یہ بہت

زیادہ لیجسلیشن تھی تو کافی ٹائم اس پر لگا۔ جناب سپیکر، اگر ہم اس وقت پاس نہیں کرینگے تو کل جب ہم الیکشن میں جائینگے تو لوگ ہم سے یہ کہیں گے کہ 18th Amendment تو لوگوں نے پاس کی، اٹھارہویں ترمیم تو اب پاس ہوئی لیکن اس کے تحت صوبوں میں جو لیجسلیشن چاہیئے تھی، وہ آپ کی پراونشل اسمبلی نہیں کر سکی، تو یہ ایک ایسا داغ ہوگا کہ پھر ہمارے سارے ممبران کیلئے یہ مشکل ہو جائیگا کہ ہم وہاں پر اس کا دفاع کریں۔ تو میں تو کہتا ہوں کہ وہ جتنے بھی Devolved وہ ہیں، ان سب کو کر لیں تاکہ یہ داغ کم از کم ہماری اس اسمبلی پر نہ رہے کہ ادھر تو آئین میں ترمیم کے ذریعے سے یہاں پر جو محکمے Devolved ہوئے ہیں لیکن صوبائی حکومت یا صوبائی اسمبلی نے ابھی تک اس کیلئے قانون سازی نہیں کی۔ تو میں درخواست کرونگا کہ جی آئندہ کیلئے ذرا اس کا خیال رکھیں۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ اصل میں یہ سارے صحافی Mature ہیں، اخبار بھی سارے بہت Neat and clean اور صاف ستھری رپورٹنگ کرتے ہیں، سوائے آپ کے ایک لاڈلے اخبار کے، جو پتہ نہیں تحفہ میں آپ لوگوں نے دیا ہے یا کیا ہوا ہے؟ انہوں نے، ان کے ہاتھ پیر تھکتے نہیں ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! آپ اشارہ میری طرف کر رہے ہیں، میرا تو کوئی اخبار نہیں ہے؟

جناب سپیکر: نہیں (قہقہہ) نہیں، ایک ہی اخبار ہے، جو کافی عرصہ سے اسمبلی کی Defamation کر رہا ہے، جس کا رویہ وہ صحافت والا نہیں ہے، ایک ترانہ چار سال سے گایا جا رہا ہے اور جو ان کے ہاں ہو رہا ہے، وہ سب کو معلوم ہے لیکن چپ ہیں سب۔ باقی اخباروں کو ہم Encourage کرتے ہیں، اچھی رپورٹنگ دیتے ہیں سوائے ایک کے، تو آپ اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب! اس کو Mind نہ کریں، پورے صحافی صحیح رپورٹنگ کرتے ہیں، صرف ایک۔۔۔۔

حاجی شیر اعظم خان وزیر (وزیر محنت): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی شیر اعظم خان۔

وزیر محنت: سردار صاحب نے، ہمارے آنریبل ایم پی اے صاحب نے بات صحیح کی کہ جب بھی نیا قانون آتا ہے تو Properly debate ہونی چاہیئے اور ہر ایک کو اپنا اظہار خیال But one thing I would like to bring to his notice, as well as the entire House کہ جو بھی لیبر کے حوالے سے، چونکہ اس نے ذکر کیا اسلئے میں اس کا جواب دونگا کہ لیبر میں جتنے بھی Laws لائے اور یہ نئے نہیں ہیں، یہ Only Federal Laws تھے، In the light of 18th

With a slight amendment, like Amendment اس کو Provincialize کیا، enhancement of fine & increase of number of labourers from 20 to 10 and when there is a law since 1923، سن 1923ء سے اگر ایک قانون آرہا ہو تو لازمی بات ہے کہ deterrence Law کو Improve کرنے کیلئے Enhancement ہوتی ہے، Fine میں بھی اور سزا میں بھی، ہر قسم کی، اسی لئے میں کہتا ہوں کہ یہ نئے لاز نہیں تھے، یہ روٹین کی بات تھی، صرف ہو بہوان فیڈرل لاز کو Provincialize کرنے کیلئے۔

<u>جناب سپیکر</u>: نہیں، وہ واضح ہو چکا ہے، پریس میڈیا کو یہ بات واضح ہے۔

<u>وزیر محنت</u>: جی ہاں۔

<u>جناب سپیکر</u>: بس خالی میں نے-----

<u>Minister for Labour</u>: This is what I wanted to make clear, thank you very much.

<u>جناب سپیکر</u>: نہیں نہیں، Sorry، میڈیا Positive ہے، ایسی بات نہیں ہے، وہ ایک آدھ بندہ ہوتا ہے، ہر جگہ ہوتا ہے۔ آنریبل منسٹر فار ٹرانسپورٹ، وہ تو ہو چکا نا؟

'Consideration Stage': Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 1 to 4 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 4 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

<u>Voices</u>: Yes.

<u>جناب سپیکر</u>: میاں صاحب! آپ کا پھر قانون، میں اب Repeat کرتا ہوں۔

Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 4 stand part of the Bill. Amendment in Clause 5: Mr. Abdul Akbar Khan, to please move his amendment in Clause 5 of the Bill.

<u>Mr. Abdul Akbar Khan</u>: Thank you, Janab Speaker. I beg to move that in Clause 5, after clause (i), the following new clause (ia) may be inserted namely: "(ia) against serial No. 30, for the existing entries, the following shall be substituted, namely:-----

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر صاحب، دا سې ده چې مونږه د دې ملګرو سره هم صلاح وکړه او تا سو سره وختې خبره هم شوې وه، دا جرمانه خو که زیاته وی نو خیر دے جی خو دا-----

جناب سپیکر: په جرمانو باندې نه کیږی۔

وزیر اطلاعات: زه جی یو تجویز ورکوم، تجویز بده خبره نه ده جی، اصل کښې جی دا سې خلق شته، کم عمره خلق وی او هغه که بیا جیل ته لاړ شی نو هغوی مطلب دا دے چې زمونږه د جیل ماحول تا سو ته معلوم دے ، که یوې هفتې له هم لاړ شی نو هغوی ته مشکلات وی، د هغه عادتونه هم بدل شی، خوئی ئے هم بدل شی۔

جناب سپیکر: لږه ئے کړئ، دوه ورځو ته ئے کړئ۔

وزیر اطلاعات: جی۔

جناب سپیکر: دا نیازبین چې دی کنه، دا-----

وزیر اطلاعات: دا نیازبین-----

جناب سپیکر: دا پیسې ئے پلارانو سره ښه ډیرې وی، پیسې به ښه ډیرې جمع کړی خو دا سړکونه به تش نه شی او نه به ټریفک ټهیک شی۔

وزیر اطلاعات: زما خو جی یو تجویز دے د ټرانسپورټ د یو وزیر په حیثیت ځکه چې دا قید چې کوم دے ، دا لږ ډیر مشکل شے دے ، تا سو پخپله سوچ وکړئ ځکه چې زه ذمه واری په دې پوره کول غواړم چې سبا به پبلک ته دا خبره اوځی، بیا به د دے Repercussion خامخا وی۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! مونږه چې څه وینو کنه نو په دې پیښور کښې که مونږ دا سړکونه یو په لس هم کړو کنه، هم دا حالت به وی او بغیر د لائسنس ډرائیورز دومره ډیر شو، ټول سړک د دې نه بند وی۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب! یوه خبره، دا خو اوس دا سې-----

جناب سپیکر: نه د هفتې په ځائے دوه شپې ئے کړئ، یوه شپه ئے کړئ خو اوئے کړئ۔

جناب رحیم داد خان {سینیئر وزیر (منصوبہ بندی و ترقی)}: جناب سپیکر، زه هم میاں صاحب سپورټ کوم، په دې چې دا سې حالات وی، که تاسو جرمانې هم سیوا کړئ خو د ټریفک د ومره مشکلات دی نو دا سې ما شومان او لکه دوئ چې کومه خبره وکړه نو تکلیف، مشکلات به وی نو په دې دغه باندې که جرمانه ورکړی نو جرمانه باندې Effective دغه وی او څه دا سې رولز شته، هغه مونږه Activate کړو، لکه اوس موټروے وګوره، څومره ښه د هغوی د روټین مطابق، د قانون مطابق هغوی هغه خپله پالیسی چلوی نو په دغه باندې پریشر، زور دلته کېنې ورکول پکار دی چې دا پولیس والا او دا دغه، او هغه هم چې کوم دے چې کنټرول ئے کړل، په دې باندې ئے کنټرول کړل چې هیوی جرمانې د په هغوی باندې، هغه محفوظ۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ ٹریننگ ہم پولیس کو نہیں دے چکے جو موٹروے والے دے چکے ہیں لیکن میں ایک بات بتادوں، آپ کے پشاور کی ٹریفک، جو یونیورسٹی روڈ Choke-up ہوتا ہے، 80% افغانستان کے ڈرائیورز ہیں، افغانی ڈرائیورز ہیں جن کے پاس لائسنس کو چھوڑو آئی ڈی کارڈ کچھ بھی نہیں ہوتا، تو یہ آپ کی مرضی ہے، ہاؤس کی مرضی ہے جس طرح آپ کہیں گے لیکن آپ کو روڈ کی ٹریفک کو اگر سنبھالنا ہے، ٹھیک کرنا ہے تو تھوڑی سی سختی برتیں۔۔۔۔

جناب لیاقت علی شباب (وزیر آبکاری و محاصل): سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی جی، لیاقت شباب صاحب۔

وزیر آبکاری و محاصل: تھینک یو، سر۔ سپیکر صاحب، جہاں تک اس میں قید کی بات ہے، میں Endorse کرتا ہوں اپنے ٹرانسپورٹ منسٹر اور اپنے سینیئر منسٹر کی۔۔۔۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان کو سپورٹ نہیں کرتے؟

وزیر آبکاری و محاصل: لیکن سر اس میں میری ایک گزارش ہے، ریکویسٹ ہے جی کہ ہم 'ایڈہاک ازم' پہ کیوں چل رہے ہیں جی، ہم اپنا سسٹم کیوں ٹھیک نہیں کرتے؟

جناب سپیکر: پانچ سال گزر چکے ہیں جی۔

وزیر آبکاری و محاصل: نہیں جی، تو وہ پھر ہماری غلطی ہے، ہماری نااہلی ہے کہ ہم نے اس پہ Efforts نہیں کئے۔ آئندہ آنے والی حکومت کیلئے بھی کچھ Steps تو رکھ لیں، کوئی بنیاد رکھ دیں کہ کوئی قانون سازی

اس قسم کی ہو جائے اس صوبے میں کہ جس طرح باہر کے ملکوں میں ہوتا ہے کہ اگر چالان ہو جائے ایک ڈرائیور کا، دوسرا چالان ہو جائے، تیسرا چالان ہو جائے تو اس کا لائسنس منسوخ ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ادھر پرچے غائب ہو جاتے ہیں، چالانوں کی آپ بات کرتے ہیں؟

وزیر آبکاری و محاصل: تو پھر وہ غلطی تو سب یہاں کی ہے جی۔

جناب سپیکر: جو آپ کی مرضی ہو، آپ کریں، قانون سازی آپ کا حق ہے جس طرح آپ چاہیں گے۔

وزیر آبکاری و محاصل: لیکن اس کیلئے ایک تو نہیں ہے سر کہ اگر ہم قید کا وہ کریں، جہاں پرچے غائب ہوتے ہیں، وہاں پہ قید بھی غائب ہو جائیگی، اس ملک میں پھر تو کچھ بھی نہیں چلے گا۔

جناب سپیکر: قید غائب نہیں ہو سکتی، وہ۔۔۔۔۔

وزیر اطلاعات و ٹرانسپورٹ: جناب سپیکر صاحب، یو خو ریکویسٹ کوؤ چې تاسو مخې سره مطلب دا دے اظهار خیال مه کوئ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ما ته پته ده۔

وزیر اطلاعات و ٹرانسپورٹ: ځکه چې ستاسو چیئر ډیر معتبر دے، بیا زمونږه الفاظ هغه معنیٰ نه لری، لهذا مونږه یو خپل سوچ لرو، د هغه سوچ مطابق یو خبره کوؤ او یقیناً چې د لائسنس په حواله باندې مشکلات ځکه وو چې تر اوسه پورې دا ټرانسپورټ سره وو هم نه، او دلته به زیر بحث داسې راتلو هم نه۔ نن ټرانسپورټ ډیپارټمنټ د هغې تقریباً درې کاله پوره کیږی چې هغه په وجود کښې راغلے دے او اوس دا فیصله شوې ده چې د لائسنسونو اجراء به ټرانسپورټ دیپارټمنټ کوی۔ هم د دغه مشکلاتو په رڼا کښې چونکه دا اوس کمپیوټرائزډ شوے هم دے، یو مشکل اسان شوے هم دے او د ټولې صوبې چې چرته چرته ضلعو کښې کیږی نو هغه به هم د دې پیښنور د دې کمپیوټرائزډ سسټم نه د هغې ټوله ډیټا اوځی، لهذا اوس لږ د مخکښې نه ښه شوے ضرور دے۔ که تاسو په دې موجوده وخت کښې لږ د ماحول مطابق صرف جرمانې ته دا خبره محدود کړه او دا مو ورله زیاته هم کړه نو خیر دے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میں نے جو امنڈمنٹ مؤو کی ہے، اس کا مقصد ہرگز یہ نہیں ہے کہ ٹرانسپورٹ والے کو لائسنس ایشو کرنے میں کوئی دشواری ہے، بالکل منسٹر صاحب بجا کہتے ہیں، لائسنس

کا جو بھی حقدار ہے، جو بھی اس کا اہل ہے، اس کو لائسنس بے شک ایشو ہوتا ہے لیکن جناب سپیکر، ایسے لوگ ہیں کہ جو لائسنس لیتے نہیں ہیں، جن کے پاس لائسنس ہے نہیں اور جس طرح آپ نے ذکر کیا، یہاں سے اتنے بڑے بڑے ٹرالرز افغانستان سے آتے ہیں، ادھر سے جاتے ہیں اور آپ یقین کریں کہ خاصکر رنگ روڈ پر یا یونیورسٹی روڈ پر جو ٹریفک کی حالت ہے، اب اگر ہم جرمانہ زیادہ کرینگے تو وہ تو مک مکا کی نذر ہو جائیگا کہ اگر ہم مثال کے طور پر ایک ہزار سے دو ہزار روپے جرمانہ کرینگے تو بس وہ کہہ دینگے، بس پچاس پر وہ راضی ہو جائینگے، ایک ہزار ادھر دینگے، بس جرمانہ گورنمنٹ کو ایک روپیہ بھی نہیں آئیگا، وہ تو کسی کی جیب میں چلا جائیگا۔ تو میں تو کہتا ہوں کہ جی ٹھیک ہے، اگر آپ یہ سمجھتے ہیں، گورنمنٹ یا منسٹر صاحب سمجھتے ہیں کہ ایک ہفتہ بہت زیادہ ہے، یہ بالکل اس طرح ہی ہوگا کہ ایک Deterrence ہو گی، یہ ایک Deterrence ہو گی، لوگ ڈریں گے، لوگ لائسنس لیں گے۔ ان کا جو ڈیپارٹمنٹ ہے، اس پر قطاریں لگ جائینگی کیونکہ ابھی تو لوگوں کو پتہ ہے کہ کچھ نہیں ہو رہا ہے، کچھ نہیں ہوتا تو بس کیوں لے لیں لائسنس۔

<u>جناب سپیکر</u>: صحیح بات ہے۔

<u>حاجی شیر اعظم خان وزیر (وزیر محنت)</u>: سر، اس سلسلے میں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: چلیں ایک پندرہ منٹ کا وقفہ نماز کیلئے کیا جاتا ہے، آپ آپس میں اپنی Consensus بھی Build up کر لیں۔ پندرہ منٹ کیلئے نماز اور چائے کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی چائے اور نماز عصر کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔)

<u>جناب سپیکر</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ ودریری جی، گھنتیانې اووهئ که څه وکړي ؟ کیا کریں؟ نہیں نہیں وہ تو ٹھیک ہے لیکن ذرا سارے سن لیں تو بہتر ہوگا، کام کی بات کر رہے ہونگے۔ شیر اعظم خان اگر کچھ کہتے ہیں تو اس کو خیر ہے، آپ مؤور ہیں نا۔

<u>وزیر محنت</u>: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر، دا کوم بل چې د ټرانسپورټ په باره کښې راغلے دے، دا ډیر Important دے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: میاں افتخار صاحب کو بلائیں ذرا، میاں افتخار حسین صاحب کو جلدی بلائیں۔

وزیر محنت: لکه زه د خپل Experience خبره کوم، When I was Traffic Magistrate، چې Improvement ښتګه راغی او Trafficking کښې جزا او سزا کښې، دیکښې که Fine ډیر ولګی جی، زمونږ تجربه ده، د هغه Fine والا رسید چې دے ډرائیور ئے سیدها وړی او مالک ته ئے حواله کړی چې دغه هغه فلانکے ناست وو، دغه جرمانه وشوه. که هغه پانچ هزار وی که دس هزار وی نو په ډرائیور باندې مچ هم نه کښینی، Driver is less worried، د ده هیڅ پرواه نشته. بیا دے دا جرم بار بار کوی، Unless په ډرائیور باندې پخپله څه تیره نه شی، For an example driver can be imprisoned، که دے دوه درې ورځې جیل کښې پاتې شی نو هغه دے پخپله ککرئ باندې تیرې کړی نو هغه به Situation improve کوی، ان شاء اللہ. نمبر دو، جرمانه هم په خپل ځائے بالکل ټهیک ده، د وخت سره Enhancement پکار دے Appropriately خو ډرائیور ته پخپله سزا Must ده. ورسره دا سزا په ډرائیونګ لائسنس، Which is to be the property and asset of the driver alone، نو په هغې باندې به ورته لیکل کوی په سره سیاهی باندې چې دا دومره Imprisoned شو، سزا شوه، Second time, third time, naturally هغه لائنسس به ورته کینسل کوی نو بیا به ډرائیوران پخپله ان شاء الله پوهه وی چې سزا ما ته ملاویږی، بیا به Situation improve شی سر.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر!

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جناب ثاقب اللہ خان.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، دا چې څومره خبره مونږه کوؤ جی، دا زمونږه په لحاظ د کمرشل وهیکلز آپریټرز زیات زمونږ په ذهن کښې دی جی، که هغه د سوزوکی ډرائیوران دی، که د بسونو ډرائیوران دی او دا زمونږه چې کوم پرائیویټ وهیکلز دی یا چې کوم پرائیویټ اونرز دی، پبلک اونرز چې دی، هغه زمونږه په ذهن کښې نه دی خو سر چې کله تاسو لیجسلیشن کوئ نو د لیجسلیشن اطلاق په ټولو باندې کیږی. یو ماشوم هلک به وی سر، هغه به سکول ته ځی، لائسنس به نه وی، هغه ته داسې یو ورځ یا دوه ورځې Conviction

وشی، د هغه ټول کیریئر ورسره دغه کیږی۔ زما ریکویسټ به دا وی چې کله تاسو لیجسلیشن کوئ نو په دیکښې دا Provision خامخا وساتئ چې که جیل دے یا جرمانه ده، ټهیک ده د ټولو د پاره به وی خو جیل Conviction کښې راځی سر، که وړوکے وی او که غټ وی، د هغې خپل خپل یو Effect وی، په کیریئر باندې هم Effect وی، په دغه باندې هم Effect وی۔ نو زه وایم چې سر کم از کم کمرشل وهیکلز ته چې کوم دغه دے ، هغه د په پرائیویټ وهیکلز باندې نه وی، لکه دا ماشومان چرته سکول ته ځی یا دغه ته ځی او په دې سائیکل باندې لاړ شی، ایمرجنسی کښې اوځی، پرابلم هم چې دے سر هغه زیات د کمرشل وهیکلز او د کمرشل وهیکلز آپریټرز او د ډرائیورانو د وجې نه دے او دلته چې څومره مشرانو خبره وکړه، هغه ډسکشن هم مونږه چې دے جی، نو زما ریکویسټ به دا وی چې دا جرمانه او دا قید د کم از کم په دې کمرشل وهیکلز آپریټرز باندې وی، په پبلک وهیکلز او پرائیویټ ډرائیورانو باندې د نه وی۔

جناب سپیکر: آنریبل عبدالاکبر خان صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، تھینک یوویری مچ۔ جناب سپیکر، میرا مقصد اس امنڈمنٹ کو لانے کا یہ تھا کہ ہم ایک Deterrence پیدا کریں کیونکہ بغیر لائسنس کے یہاں پر لوگ گاڑیاں چلاتے ہیں، ایک تو ٹریفک کا پرابلم، پھر ایکسیڈنٹس، کیونکہ وہ Train نہیں ہوتے تو ایکسیڈنٹس بھی بہت زیادہ ہو جاتے ہیں اور بہت سے لوگ ان لوگوں کے ہاتھوں مر چکے ہیں۔ جناب سپیکر، اگر گورنمنٹ، میں نے یہ Sense کیا ہے کہ منسٹر صاحب، جو Concerned Minister ہیں، اس Imprisonment کے Favour میں نہیں ہیں اور دو تین منسٹرز صاحبان نے بھی اس کی وہ کی اور کافی حد تک ثاقب اللہ خان نے بھی جو بات کی کہ اگر پندرہ سولہ سال کے لڑکے کو ایک ہفتہ تک آپ جیل میں رکھیں گے تو Naturally یہ اس کے ریکارڈ میں آئے گا اور اس کی Future life پر بھی اس کا اثر پڑ سکتا ہے۔ اگر گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ نے اس کے متعلق یہ جانا، کیونکہ وہ Convict ہو چکا ہو گا تو Conviction کے بعد گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ میں پھر اس کی اپوائنٹمنٹ کا بھی مسئلہ ہو گا۔ تو میں ایک تجویز پیش کرتا ہوں کہ بجائے اس کے کہ ہم چلانے والے کو وہ کریں، جیل بھیج دیں، اگر ہم اس گاڑی کو ایک ہفتہ تک Impound کرادیں تو یہ بھی ایک قسم کی Deterrence ہو گی کہ مطلب ہے وہ ڈرے گا، جس جس کیساتھ لائسنس نہیں ہو گا، اس کو یہ ڈر ہو گا کہ اگر پولیس نے یا کسی نے مجھے بغیر لائسنس کے پکڑ لیا تو میری گاڑی کو ایک ہفتے تک اندر، اگر کمرشل وہیکل

ہے، اگر پرائیویٹ وہیکل ہے، دونوں حالتوں میں۔ کمرشل میں تو نقصان بہت زیادہ ہوگا تو وہ مالک بھی کوشش کرے گا کہ وہ جس آدمی کو ڈرائیور رکھے، وہ لائسنس ہولڈر ہو اور ایسے ویسے آدمی کو وہ ڈرائیور نہیں رکھے گا۔ دوسری بات یہ کہ یہ Deterrence ہوگی، کہ اگر لائسنس نہیں ہوگا تو یہ گاڑی ایک ہفتے تک، جو کرایہ یا جو مزدوری ہے کہ ایک ہفتے تک کرتا ہے، وہ بھی ختم ہو جائے گی۔ تو میری تو تجویز ہوگی کہ اگر ہم اس کو جیل کی بجائے گاڑی کو وہ Impound کرلیں کہ ایک ہفتے تک اس گاڑی کو Impound رکھا جائے گا۔۔۔۔۔

(شور)

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان! ٹھیک شوہ جی۔ ذرا Wording پھر صحیح کریں، لیجسلیشن ہے تاکہ ریکارڈنگ میں صحیح Wording آجائے۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات و ٹرانسپورٹ): جناب سپیکر صاحب، دا دوئ چې کوم ترمیم تجویز کړے دے، دا ترمیم سیکشن 5، دا غلط دے، دا متعلقه ترمیم چې کوم دے سیریل نمبر 30، شیډول 12، سیکشن (8) 116 د لاندې به چې کوم دے نو کیږی نو دوئ د دا وګوری چې که دوئ وائی نو بیا په دې۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: چې دا هم تصحیح ئے وشی۔ اس کی بھی۔۔۔۔۔

وزیر اطلاعات و ٹرانسپورٹ: بنه تصحیح د وشی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، اصل میں امنڈمنٹ کا طریقہ یہ ہے کہ امنڈمنٹ آپ اسی کلاز میں کریں گے جس کلاز میں Already وہ امنڈمنٹ لائی گئی ہو تو اسی کلاز میں آپ امنڈمنٹ کر سکتے ہیں۔ اگر آپ نئی کلاز میں امنڈمنٹ کریں گے تو پھر تو آپ کیلئے ایک نئی امنڈمنٹ لانا پڑے گی کیونکہ یہ تو Clause 5 میں میں Amendment propose کر رہا ہوں۔ اگر منسٹر صاحب کہتے ہیں کہ یہ Concerned clause نہیں ہے، یہ Relevant clause نہیں ہے تو پھر چونکہ جو آپ کا بل ہے، وہ Clause 5 کے متعلق ہے تو پھر مجھے نئی امنڈمنٹ لانا پڑیگی اور اگر آپ ہاؤس یا۔۔۔۔۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): جی ہم Accept کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: Orally آپ سنا دیں، ہم Orally accept کر رہے ہیں، لاء منسٹر صاحب نے کہہ دیا۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: زما ریکویسټ به دا وی سر، که مشر اوس ورکړی او سبا ته پیش شی، دوئ خو چې کوم امنډمنټ راوستے دے، د هغې سره Concerned هم نه دے جی نو مونږه دا وایو چې د کوم سیکشن سره هم Concerned نه دے، سبا به راشی امنډمنټ نو دا به بهتره وی سر۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، پھر تو یہ جو میاں صاحب کہہ رہے ہیں-----

جناب سپیکر: کیا جی؟ جی عبدالاکبر خان۔ عبدالاکبر خان کا مائیک آن کریں۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، پھر تو اگر یہ جو میاں صاحب کہہ رہے ہیں، ان کی جو امنڈمنٹ لائی گئی ہے، اگر اس امنڈمنٹ میں وہ شامل ہے تو پھر ابھی ہم لا سکتے ہیں لیکن میرے خیال میں وہ سیکشن 5 میں امنڈمنٹ لا رہے ہیں تو چونکہ یہ امنڈمنٹ سیکشن 5 میں نہیں ہے، تو سیکشن 123 کا ذکر کیا ہے آپ نے-----

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، اس کو کل کیلئے پینڈنگ کرتے ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: ٹھیک ہے جی، تھینک یو۔

جناب سپیکر: Proper amendment بھی لے آئیں اور وہ بھی لے آئیں۔

خیبر پختونخوا فنانس (ترمیمی) مسودہ قانون، مجریہ 2013 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Honourable Minister for Excise and Taxation, to please move for consideration of the Khyber Pakhtunkhwa, Finance (Amendment) Bill, 2013.

Minister for Excise and Taxation: Thank you, janab Speaker. I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Finance (Amendment) Bill, 2013 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Finance (Amendment) Bill, 2013 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. ‘Consideration Stage’: Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 1 to 2 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 2 stand part of the Bill. Long title and preamble also stand part of the Bill.

خیبر پختونخوا فنانس (ترمیمی) مسودہ قانون، مجریہ 2013 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Honourable Minister for Excise and Taxation, to please move for passage of the Bill.

Minister for Excise and Taxation: Thank you, janab Speaker. I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Finance (Amendment) Bill, 2013 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Finance (Amendment) Bill, 2013 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

(تالیاں)

نکتہ اعتراض

جناب عبدالاکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میں آپ کی توجہ Rule 22 کی طرف دلانا چاہتا ہوں، اس کی جو 2nd Proviso ہے، اس کی طرف۔

"Provided further that if any Thursday is appropriated for Government business under the forgoing proviso-----

جناب سپیکر: ایک منٹ، ایک منٹ جی، ایک منٹ۔ کیا؟

جناب عبدالاکبر خان: 22 کا 2nd proviso۔

Mr. Speaker: Provided further, ji.

Mr. Abdul Akbar Khan: "if any Thursday is appropriated for Government business under the forgoing proviso or is a holiday, Private Members business shall have precedence on the next working day"

جناب سپیکر! چونکہ گزشتہ جمعرات کو آپ نے چھٹی کی تھی تو وہ Holiday تھی، اسلئے اس Rule کے مطابق آج کا دن یا جمعہ کے دن کو پرائیویٹ ممبرز، ہماری درخواست ہے کہ ہفتے میں ہمارا ایک

دن ہوتا ہے پرائیویٹ ممبرز کا، تو اب اگر آپ مہربانی کر لیں تو کل کیلئے یا پرسوں کیلئے ہمیں یہ پرائیویٹ ممبرز ڈے دیدیں تاکہ ہماری جو اپنی بزنس ہے، لیجسلیشن، اس کو نکال سکیں تو آپ کی مہربانی ہو گی کیونکہ ویسے بھی یہ آخری دن ہیں تو پرائیویٹ ممبرز ڈے کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، ایسا کر لیتے ہیں کہ کل ہم آپ کو پرائیویٹ ممبرز ڈے دیدیتے ہیں لیکن ایجنڈا بھی کل تقسیم کریں گے، ابھی ہم تیار نہیں ہیں۔

Ji, honourable Minister for Labour, to please move for consideration of the Khyber Paktunkhwa, Workers Compensation Bill, 2013

(Interruption)

جناب سپیکر: ایک سیکنڈ جی۔ آنریبل لاء منسٹر صاحب، کچھ Pendency اگر ہو ڈیپارٹمنٹ کے پاس تو وہ اگر Kindly ہمیں جلدی پہنچائی جائے تاکہ ہم، پھر وہ طعنے ہمیں نہ سننا پڑیں۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): بالکل جی، As soon as possible ان شاءاللہ۔

جناب سپیکر: یہ Kindly بس-----

وزیر قانون: یہ میرے ایک دو بلز ہیں، اگر وہ کہتے ہیں وہ بھی-----

جناب سپیکر: نہیں نہیں، لے آئیں، آپ کے پاس جتنے بھی پینڈنگ ہیں، رات تک بیٹھیں گے۔

وزیر قانون: یہ سیریل 8 اور 9 والے پیش کر سکتا ہوں اس وقت، باقی بعد میں-----

جناب سپیکر: جتنے بھی ہوں جی، بالکل لے آئیں۔

مسودہ قانون، مجریہ 2013 کا زیر غور لایا جانا

(ورکروں کو معاوضہ)

Mr. Speaker: Ji, honourable Minister for Labour, please.

وزیر محنت: سپیکر صاحب، بہت مہربانی۔

I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Workers Compensation Bill, 2013, for consideration, please.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Workers Compensation Bill, 2013 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. ‘Consideration Stage’: Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses

1 to 44 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 44 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 44 stand part of the Bill. Long title, preamble and schedules also stand parts of the Bill.

مسودہ قانون، مجریہ 2013 کا پاس کیا جانا
(ورکروں کو معاوضہ)

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Honourable Minister for Labour, to please move for passage of the Bill.

Minister for Labour: Thank you, Sir. I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Workers Compensation Bill, 2013 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Paktunkhwa, Workers Compensation Bill, 2013, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

(تالیاں)

جناب آصف بھٹی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی کیوں، غلط کام کیا ہے؟ تھوڑا سا صبر کریں، یہ دو تین بلز ہو جائیں، پھر آپ کی مرضی ہے جو بولنا ہے بول دیں۔ اصل میں 'کو ئسچنز آور'، لیجسلیشن ایسی چیز ہے کہ اس میں تھوڑی سی گورنمنٹ کی بزنس Suffer ہوتی ہے تو اس وجہ سے تھوڑا سا گزارا کیا کریں۔

مسودہ قانون بابت بہبود زچگی، مجریہ 2013 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Honourable Minister for Labour, to please move for consideration of the Khyber Pakhtunkhwa, Maternity Benefits Bill, 2013.

Minister for Labour: Thank you, Sir. I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Maternity Benefits Bill, 2013, for consideration.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Maternity Benefits Bill, 2013, may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 1 to 19 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 19 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 19 stand part of the Bill. Long title and preamble also stand part of the Bill.

مسودہ قانون بابت بہبود زچگی، مجریہ 2013 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Honourable Minister for Labour, to please move for passage of the Bill.

Minister for Labour: Thank you, Sir. I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Maternity Benefits Bill, 2013, may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Maternity Benefits Bill, 2013, which may be passed?

جناب عبدالاکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، آپ جب موشن ہاؤس کو Put کرتے ہیں لیکن انہوں نے کہا کہ Which be passed تو آپ نے تو Which کا لفظ استعمال نہیں کیا؟

(قہقہے)

جناب سپیکر: (قہقہہ) انہوں نے فالتو (قہقہہ)

The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Maternity Benefits Bill, 2013, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

(Applause)

جناب عبدالاکبر خان: ہمیں بتایا جائے کہ ڈاکٹر صاحبہ نے جو اتنی زور سے ٹیبل کو مطلب وہ کیا ہے، اب یہ بتائیں کہ کیا خاص بات ہے اس بل میں؟ کہ وہ مطلب ہے، وہ اسی بل پر۔۔۔۔

جناب سپیکر: بی بی! آپ بڑی خوش ہو رہی ہیں، واقعی کیا کچھ ہے اس میں، میٹر نٹی بل میں؟

ڈاکٹر فائزہ بی بی رشید: سر، یہ بل میں نے بہت پہلے جمع کیا تھا لیکن خیر ہے دیر آید درست آید، میرا بل تو انہوں نے Reject کیا کہ یہ این جی اوز نے بنایا ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، ان کی مائیک بند ہے۔

جناب سپیکر: ان کی آواز اتنی کھڑک والی تھی کہ سب کو سنائی دی۔

جناب لیاقت علی شباب (وزیر آبکاری و محاصل): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی لیاقت شباب صاحب! څه ترسکونه خبره که کوئ نو بیا اووایه جی۔

وزیر آبکاری و محاصل: جناب سپیکر صاحب، ستاسو مشکور یم۔ سپیکر صاحب، کله چې تاسو بل پیش کړئ نو تاسو مونږ ته وګورئ نو مونږ ستاسو په وجه باندې 'Yes' اووایو ګنی څوک هم نه وائی۔

جناب سپیکر: اصل کښې دې لیجسلیشن کښې د ګورنمنټ سائډ او اپوزیشن سائډ ته زما کتل یو عادت جوړ شوے دے ، اس وجہ سے میں تھوڑا سا اور پھر آپ کو پتہ ہے ابھی تھوڑی دیر پہلے کیا بازگشت ہوئی، تو سوئے ہوئے، اسمبلی سوئی ہوئی نہیں ہے، سب جاگ رہے ہیں۔

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا کارخانہ جات، مجریہ 2013 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Honourable Minister for Labour, to please move for consideration of the Khyber Pukhtunkhwa, Factories Bill, 2013.

Minister For Labour: Thank you, Sir. I beg to move the Khyber Pakhtunkhwa, Factories Bill, 2013, for consideration.

جناب سپیکر: یہ آپ کے ڈیپارٹمنٹ نے پہلی مرتبہ بہت اچھی پرفارمنس کی ہے ان چند دنوں میں، کافی مہینوں سے اس پر غور و حوض کیا لیکن اچھا بل لے آئے۔

Dr. Faiza Bibi Rasheed: Sir, credit goes to me.

جناب سپیکر: اچھا (قہقہہ) To both، آپ کو بھی اور ان کو بھی، اچھی بات ہے پورے صوبے کیلئے، قوم کیلئے کر رہے ہیں نا۔ The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Factories Bill, 2013, may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 1 to 101 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 101 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 101 stand part of the Bill. Long title and preamble also stand part of the Bill.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا کارخانہ جات، مجریہ 2013 کا پاس کیا جانا

<u>Mr. Speaker</u>: 'Passage Stage': Honourable Minister for Labour, to pleas move for passage of the Bill.

<u>Minister for Labour</u>: Thank you, Sir. I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Factories Bill, 2013, which may kindly be passed.

<u>Mr. Speaker:</u> The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Factories Bill, 2013, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

(Applause)

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: جناب سپیکر! یہ تو موشن نہیں تھی، موشن تو کوئی اور تھی۔

<u>جناب سپیکر</u>: (قہقہہ) اچھا، 8 اور 9 پینڈنگ تھے، وہ ابھی لا رہے ہیں جی۔ یہ ہمیں ایسے ہی طعنے مل رہے ہیں، ہم الرٹ تھے، اگلنے والی مشین نہیں ہے اسمبلی۔ (قہقہہ)

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا آرمز، مجریہ 2013 کا متعارف کرایا جانا

<u>Mr. Speaker</u>: The honourable Minister for Law, on behalf of honourable Chief Minister, to please introduce before the House the Khyber Pakhtunkhwa, Arms Bill, 2013.

<u>Barrister Arshad Abdullah (Minister for Law)</u>: Thank you, Mr. Speaker. I wish to present the Khyber Pakhtunkhwa, Arms Bill, 2013, before this august House.

<u>Mr. Speaker</u>: It stands introduced.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا دھماکہ خیز مواد، مجریہ 2013 کا متعارف کرایا جانا

<u>Mr. Speaker</u>: Honourable Minister for Law, on behalf of honourable Chief Minister Khyber Pakhtunkhwa, to please

introduce before the House, the Khyber Pakhtunkhwa, Explosives Substances Bill, 2013.

Minister for Law: Thank you, Mr. Speaker. I wish to present before this august House, the Khyber Pakhtunkhwa, Explosives Substances Bill, 2013. Thank you.

Mr. Speaker: It stands introduced.

عبدالاکبر خان! یہ Explosives والا بل وہی ہے جو پنجاب کے پاس اختیارات تھے؟

جناب عبدالاکبر خان: سر، شاید وہی ہو، مجھے توپتہ نہیں ہے، میں نے نہیں دیکھا ہے سر۔

جناب سپیکر: جو ہم بار بار فون کرتے تھے Explosive Inspector کو اور یہ وہی ہے؟ وہ ابھی صوبے کو آ گئے ہیں، یہ بہت بڑی Achievement ہے، اگر وہی ہے تو بہت اچھی ہے۔ ابھی Introduce ہو رہا ہے نا، یہ ابھی Introduce ہو رہا ہے، آپ دیکھ لیں ذرا۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: ہں جی؟

(شور)

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر، یہ اگر آصف بھٹی کو موقع دیں تو اچھا ہو گا۔

جناب سپیکر: هاں نا ، بهټی صاحب له به خو ، مختیار خان، مختیار علی خان صاحب، آنریبل مختیار علی خان صاحب، وہ سٹینڈنگ کمیٹی کی جو رپورٹ ہے، یہ میرے معزز دو اراکین جو آپ کے پیچھے بیٹھے ہیں، وہ بہت زیادہ افسوس کا اظہار کر رہے ہیں۔ آنریبل بابک صاحب نے ایکشن نہیں لیا تو وہ آپ تھوڑا سا ہاؤس میں Lay کریں تاکہ اس پر وہ ایکشن لے سکیں، Lay بھی کریں اور Adopt بھی کریں۔

جناب مختیار علی ایڈوکیٹ: ښه جی۔

مجلس قائمہ برائے ابتدائی وثانوی تعلیم کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

جناب سپیکر: جی، آنریبل مختیار علی خان صاحب۔

جناب مختیار علی ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب، میں گزارش کرتا ہوں کہ مجھے مجلس قائمہ نمبر 26 برائے ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن پر رپورٹ پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: میں august House سے پوچھتا ہوں کہ آنریبل ممبر / چیئرمین صاحب کو آپ اجازت دیتے ہیں؟

آوازیں: ہاں۔

Mr. Speaker: Ji, honourable Chairman, Standing Committee for Education is allowed to present the proceedings.

جناب مختیار علی ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب، میں گزارش کرتا ہوں کہ مجلس قائمہ کمیٹی نمبر 26 برائے ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کی رپورٹ کو پاس کیا جائے۔

جناب عبدالاکبر خان: پاس کس طرح، پہلے پیش کریں تو پھر پاس کی جائے گی؟

جناب مختیار علی ایڈوکیٹ: پیش خو شو کنه، پیش کی جائے جی۔ جی ہاں۔

جناب سپیکر: مختیار علی خان صاحب! آپ صرف ابھی پیش کرنے کی وہ کریں کہ میں پیش کرتا ہوں۔

جناب مختیار علی ایڈوکیٹ: میں مجلس قائمہ کمیٹی نمبر 26 برائے ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کی رپورٹ کو پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The report stands presented.

مجلس قائمہ برائے ابتدائی وثانوی تعلیم کی رپورٹ کا منظور کیا جانا

Mr. Speaker: Now adoption: Now please move for its adoption.

جناب مختیار علی ایڈوکیٹ: مجلس قائمہ کمیٹی نمبر 26 برائے ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کی رپورٹ کو پاس کیا جائے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the report, presented, may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The report is adopted.

جناب مختیار علی ایڈوکیٹ: ما وئیل جی چې یو سړے وو، لاړو نائی له کنه جی۔

جناب سپیکر: او جی۔

جناب مختیار علی ایڈوکیٹ: نو ویښته ئے ورله واړه کړل جی، چې ویښته ئے واړه کړل نو هغه ورله سل روپئ ورکړې، کیدے به یا پنځوس روپئ یا شپیته روپئ خو د هغه نائی سره ماتې پیسې نه وې نو ده ورته اووئیل څه چې ماتې پیسې درسره نشته نو د دغه پیسو ئے نور هم واړه کړئ۔ (قہقہہ)

جناب سپیکر: (قہقہہ)

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر، جناب سپیکر صاحب، د چیئرمین صاحب نه یو تپوس کوم، چیئرمین د واضحه کړی سر، چیئرمین صاحب د مونږ ته دا اووائی سر چې دا سړے د کوم ځائے دے؟ (قہقہے) دا به ښائی سر، دا سړے د کوم ځائے وو؟ (قہقہہ)

(قہقہے)

جناب مختیار علی ایڈوکیٹ: د صوابئ۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: دا به انور خان ورته اووائی، اوس د انور خان، انور خان! آپ کی وجہ سے میرے چیئرمین صاحب پھنس گئے، آپ نے تو نہ شکریہ ادا کیا نہ وہ کیا۔

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جناب سپیکر صاحب، زه د چیئرمین صاحب انتهائی شکریه ادا کوم جی، هغه هغه کس راا وغښتو په کمیټئ کښې او په هغې کښې منسټر صاحب هم ناست وو او په هغې کښې ټول ډیپارټمنټ ناست وو او ثاقب خان چې کومه خبره وکړه جی نو د هغه د پاره زما دا دغه دے چې هغه د ډی آئی خان دے او رشید بلوچ ئے نوم دے او چیئرمین صاحب ته بالکل ښه ټهیک ټهاک معلوم دے ځکه ئے خو ایکشن اخستے دے نو زه د چیئرمین صاحب هم شکریه ادا کوم جی، سپیکر صاحب! ستاسو هم شکریه ادا کوم او د ټول هاؤس شکریه ادا کوم جی، په دې خبره چې یو کرپټ کس جی مونږ په هغه ورځ هم دا خبره کړې وه چې د یو حکومت ښه کارکردګی د یو کرپټ کس په دغه باندې Damage کیږی نو د هغه کس خلاف کارروائی پکار ده۔ انتهائی مشکور یم۔

جناب سپیکر: ابھی آنریبل بابک صاحب ہیں؟ آنریبل بابک صاحب، سردار حسین بابک صاحب، ابھی سردار حسین بابک صاحب! اس پر فوری ایکشن لیا جائے یا جو بھی ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے معزز افسران صاحبان بیٹھے ہیں، یہ جو رپورٹ Adopt ہوئی ہے، اس پر آپ فوری ایکشن لے لیں۔ معزز اراکین اسمبلی! چونکہ یہ اجلاس موجودہ اسمبلی کا۔۔۔۔۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب، دے آصف بهټی له موقع ورکړئ جی۔

جناب سپیکر: وایم ورته، هغه له ټائم ورکوم خو ودرېږه دا لږه ضروري خبره ده،
چونکہ یہ اجلاس موجودہ اسمبلی کا آخری اجلاس ہے، لہذا یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ بروز جمعہ مورخہ 15 مارچ 2013 کو فوٹو سیشن منعقد کیا جائے گا، بہت سے معزز اراکین نئے آئے ہیں۔۔۔۔۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب، لږ د فراخدلئ نه کار واخلئ، که د روټئ پروګرام هم ورسره وکړو نو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: درته وایم کنه جی۔

(تالیاں)

وزیر اطلاعات: او که خفه کیږئ نه سپیکر صاحب، نو خلق د خوشحالئ په ورځ باندې څه نه څه خو کوی نو نور هم ورسره څه وکړئ۔

(تالیاں)

جناب لیاقت علی شباب (وزیر آبکاری و محاصل): جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی لیاقت شباب صاحب۔

وزیر آبکاری و محاصل: زه د میاں صاحب خبره Endorse کوم جی، دا کلچر چې د چا سره دے نو دوئ به لږ د هغوی سره Coordinate کړی، عاقل شاه صاحب سره نو ثقافتی پروګرام به هم وشی جی۔

آوازیں: د میاں صاحب سره دے، د میاں صاحب سره دے۔

(تالیاں / قہقہے)

وزیر آبکاری و محاصل: میاں صاحب، هغه کلچر د میاں صاحب سره دے جی I am sorry، دے به Arrange کړی هر څه جی۔

جناب سپیکر: هغه د ده سره دے۔ میاں صاحب! اوس خو ټوله خبره ستا غاړه کېښې پریوته۔

وزیر اطلاعات: سپیکر صاحب! که تاسو ایمان تیروئ نو رښتیا دا ثقافت خو هم ما سره دے خو ایمان خو به تاسو تیروئ کنه۔

جناب سپیکر: نه نشتر هال کښې به کوؤ۔

وزیر اطلاعات: زه خو تیار یم او دا لیاقت شباب جی هم دا سې مطلب دا دے اخری شپې ورځې دی، که ده هم لږ ځان وګرولو نو څه بدیت ئے نشته۔ (قہقہہ) نو مطلب دا دے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دے خو ما اوریدلی دی۔۔۔۔۔

وزیر آبکاری و محاصل: سپیکر صاحب! زه پوره ملګرتیا کوم د میاں صاحب، پوره پوره جی ان شاء اللہ۔

وزیر اطلاعات: مهربانی جی۔

جناب سپیکر: ما اوریدلی دی چې ډیر ښائسته فنکار دے۔ (قہقہہ)

وزیر اطلاعات: زه جی دې ته تیار یم، دا کوم Offer چې د دوئ ته اووئیل د ثقافت په حواله بالکل که نشتر هال ته ټول راځئ هم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نشتر هال، نشتر هال۔

وزیر اطلاعات: او بالکل، تاسو اووایئ نو تاسو له به لوبه موبه ګرمه کړو۔

جناب سپیکر: نه دلته به زه تش، که ستاسو خوښه وی خوراک څښاک به دربانديې دلته وکړو، قیام وطعام آپ کا ادھر ہو جائے گا لیکن باقی جو دل خوش کرنے والی باتیں ہیں، وہ نشتر ہال میں کرلیں۔ (تالیاں) فوٹو سیشن کیلئے تمام اراکین جتنے بھی ہیں، جو نہیں آئے ہیں، ان سب کو بھی ذرا اطلاع دیدیں کہ یہ ایک یادگار فوٹو ہوگا جس میں تمام، لیڈر آف دی اپوزیشن، لیڈر آف دی ہاؤس، سب کو ذرا Invitation extend کرلیں اور جمعہ کو تمام اراکین سے گزارش ہے کہ وہ جمعہ کو 03:30 p.m. اسمبلی اجلاس سے پہلے فوٹو سیشن میں ضرور شرکت فرمائیں۔ جی میرے بھائی۔۔۔۔۔

ڈاکٹر فائزہ بی بی رشید: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: آصف بھٹی صاحب پہلے، اس کے بعد آپ جو، جی جی۔

رسمی کارروائی

(لاہور میں مسیحی برادری پر مبینہ تشدد)

<u>جناب آصف بھٹی</u>: شکریہ سر۔ شروع خداوند کے بابرکت و جلالی نام سے کرتاہوں۔ سر، جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ کچھ دن پہلے بادامی باغ لاہور میں مسیحیوں کے گھروں کو جلا دیا گیا، اسی حوالے سے میں بات کرنا چاہونگا۔ حضور ﷺ نے رواداری، محبت اور پیار کا درس دیا ہے اور اسلام میں تمام اقلیتوں کیساتھ اچھااور برابری کی بنیاد پر سلوک کرنے کی تاکید کی ہے لیکن کچھ شر پسند اور ملک دشمن عناصر اسلام کے ان زرین اصولوں کو بالائے طاق رکھ کر مذہب اسلام کو بدنام کر رہے ہیں اور بھائی چارے اور مذہبی ہم آہنگی کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔۔۔۔۔

<u>آوازیں</u>: انگلش کبنې او وايه کنه۔

<u>جناب آصف بھٹی</u>: (اسمبلی رکن سے) انگلش کبنې وايم، بيا پوهيږې نه کنه ته۔

(قہقہے)

<u>جناب سپیکر</u>: نہیں ٹھیک ہے، ٹھیک ہے، آپ بولیں، بولیں، صحیح ہے، صحیح ہے، صحیح ہے۔ نہیں، بہت اہم، Importantاور اچھا بول رہے ہیں۔ جی سب متوجہ ہوں، سب متوجہ ہوں۔

<u>جناب آصف بھٹی</u>: اس سے پہلے بھی جب بھی (ن) لیگ کی حکومت پنجاب میں آئی ہے، مسیحیوں پہ ہمیشہ اس قسم کے ظلم ہوتے رہے ہیں۔ اس سے پہلے گوجرہ کا واقعہ جہاں پہ سینکڑوں گھروں کو جلا دیا گیا، اس سے پہلے شانتی نگر کا واقعہ جس میں مسیحیوں کے گرجا گھر اور گھروں کو جلا دیا گیا۔ اس سے پہلے سانگلہ ہل کا واقعہ جس میں مسیحیوں کے گھروں اور گرجاؤں کو جلا دیا گیا، یہ سب نواز حکومت کی مہربانی میں ہوا ہے۔ اب جبکہ اس واقعے کے بعد وزیراعلیٰ پنجاب صاحب نے حکم بھی دیا اور مجرم بھی گرفتار کئے جا چکے ہیں لیکن میں ان سے پوچھتا ہوں کہ جو پہلے واقعات ہوئے ہیں، ان مجرموں کو کیا سزا ہوئی ہے؟ نہیں، بلکہ جو سب اس میں Involve تھے افسران، ان کو ترقی دیکر اچھی جگہ پر پوسٹ کر دیا گیا۔ کیا واقعی یہ 295 مجریہ تھا، جو زبردستی بنا دیا گیا؟ ابھی تک ملک میں ہونے والے تمام واقعات کے مجرم کو سزا نہیں دی گئی اور کیا اب یہ سزا دی جاسکے گی؟ (c) 295 کے مجرم کو سزا دی جاتی ہے، (c) 295 کا جھوٹا الزام لگانے والے کو کیا سزا دی جاسکتی ہے؟ سر، قرآن پاک کی بے حرمتی کی سزا دی جاتی ہے اور اب جبکہ دو سو سے زائد بائبل اور انجیل کو جلا یا دیا گیا ہے، کیا ان کو سزا ملے گی؟ میرے خیال میں پنجاب حکومت یہ بھول چکی ہے کہ پاکستان

بنتے وقت مسیحیوں کا ایک واحد ووٹ تھا کہ مسیحی ممبر نے ووٹ ڈالا اور پاکستان وجود میں آیا، وہ اس چیز کو بھول چکے ہیں اور اسی لئے ہمیشہ وہ مسیحیوں پر ظلم کرتے ہیں۔ میرے خیال میں کیا، بلکہ تمام پاکستان اور دنیا یہ کہہ رہی ہے کہ پنجاب حکومت ناکام ہو چکی ہے۔ مسیحیوں کے گھر جو جلائے گئے، پنجاب حکومت کی سرپرستی میں یہ سب کچھ ہوا ہے، پولیس وہاں کھڑی تھی اور ان کی موجودگی میں گھروں کو جلا دیا گیا، غریب لوگوں کے گھروں میں جو سامان پڑا تھا، کیا ان کو یہ احساس ہے کہ ایک غریب عورت جو لوگوں کے گھروں میں کام کر کر کے، تنکا جمع کر کر کے اپنی بیٹیوں کیلئے جہیز جمع کرتی ہے تا کہ اس کی بچی کی شادی ہو سکے، اس کی بچی کے ہاتھ پیلے ہو سکیں لیکن اس کے تنکے تنکے کو دو منٹ میں جلا دیا گیا، یہ ازالہ تو کیا گیا، کوشش کی جا رہی ہے لیکن یہ ازالہ کچھ بھی نہیں ہے۔ پنجاب حکومت کے اس رویے اور ظلم اور تشدد کا جو ثبوت انہوں نے دیا ہے کہ ہمیشہ اپنے دور حکومت میں مسیحیوں کو اپنے جبر اور ظلم سے ان کو تکلیف دی ہے، خوشی نہیں دی۔ سر، دل تو رو رہا ہے کہ کیا قائداعظم کا پاکستان یہی تھا جو آج مسیحیوں کو اس دکھ اور درد سے گزرنا پڑ رہا ہے؟ قائداعظم محمد علی جناح نے فرمایا تھا کہ اس پاکستان میں نہ کوئی مسیحی ہے، نہ کوئی مسلم ہے، نہ کوئی ہندو ہے، سب پاکستانی ہیں لیکن آج ہم سب اپنے فرقوں اور مذہبوں میں بٹ چکے ہیں۔ ابھی میں پنجاب حکومت کے اس ظلم اور تشدد جو مسیحیوں پر کیا گیا ہے اور مسیحیوں کیساتھ ہمدردی اور یکجہتی کرتے ہوئے میں اس ایوان سے واک آؤٹ کرتا ہوں اور پنجاب حکومت یقیناً ناکام ہو چکی ہے، اس کو استعفیٰ دے دینا چاہیئے۔ تھینک یو۔

(اس مرحلہ پر جناب آصف بھٹی، اقلیتی رکن اسمبلی ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

<u>جناب سپیکر:</u> جی، آنریبل میاں افتخار حسین صاحب۔

<u>جناب میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات):</u> جناب سپیکر صاحب! یقیناً یہ ایک بہت بڑا واقعہ تھا اور جس طریقے سے آصف بھٹی صاحب نے اپنے جذبات کا اظہار کیا، ہمارے پاکستان میں ہم بڑے بدقسمت ہیں، اس حوالے سے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> آنریبل تنولی صاحب! آپ اور عبدالاکبر خان! ذرا ان کو لے آئیں، ہمارے معزز رکن ہیں۔ عبدالاکبر خان! آپ اور حبیب الرحمان تنولی صاحب ممبر صاحب کو ذرا لے آئیں، واک آؤٹ کر گئے، حکومت کی طرف سے پوری وضاحت ہو رہی ہے۔ اپنی پوزیشن۔۔۔۔

وزیر اطلاعات: بالکل جناب سپیکر صاحب، ہمارے اور آصف بھٹی صاحب کے جذبات اور احساسات ایک ہیں اس حوالے سے کہ پاکستان معرض وجود میں آیا تو ایک بہت واضح انداز میں یہاں پر انسانیت کے حوالے سے، سب کے برابر کے حقوق کی بنیاد پہ یہاں پہ ہمارے آئینی حقوق ایک ہیں۔ بد قسمتی سے بہت سارے، ہمارے ملک میں ایک ایسا کھیل کھیلا جا رہا ہے کہ بریلوی کو دیوبندی سے لڑایا جائے اور شیعہ کو سنی سے لڑایا جائے، اقلیت کو اکثریت سے لڑایا جائے اور ایک ایسے انداز میں ملک کو Destabilize کیا جا رہا ہے اور سارے ملک میں ہمارے چہرے کو مسخ کرنے کی ایک ایسی کوشش کی جا رہی ہے کہ ہر وہ کام یہاں پہ پاکستان میں کیا جاتا ہے کہ جو دنیا بھر میں معزز قوموں میں اور ملکوں میں نہیں ہوتا اور بد قسمتی سے مذہب کا نام لیکر ایسے کام کئے جاتے ہیں۔ میں ان علماء کا مشکور ہوں کہ جن علماء نے ملکر فتویٰ دیا کہ یہ مجرمانہ حرکت ہے اور یہ آقائے نامدار حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی تعلیم کے بالکل منافی ہے۔ اچھا ہوا کہ ہمارے علماء کرام نے بروقت یہ فتویٰ دیا اور اس حوالے سے ہم آصف بھٹی صاحب کو یہ بالکل۔۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر اقلیتی رکن، جناب آصف بھٹی صاحب واک آؤٹ ختم کر کے ایوان میں تشریف لائے)

(تالیاں)

جناب سپیکر: جب ایک معزز رکن آ جاتا ہے، آپ بھی ان کیساتھ یکجہتی اور خوشی کا اظہار کیا کریں۔

وزیر اطلاعات: اور بالکل آپ سپیکر صاحب! آپ کو یہ بھی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ محترمہ، ایسی ہی اپنی گپیں چھوڑ دیں بی بی، ستارہ بی بی! ذرا توجہ دیں۔

وزیر اطلاعات: بالکل آپ کو یہ بھی اندازہ ہوا ہو گا کہ آصف بھٹی صاحب بہت کم بولتے ہیں اور بڑے رک رک کے بولے، ایک درد تھا جو کہ وہ اس کے سینے میں تھا، جو اس حوالے سے وہ اظہار کر رہا تھا۔ ہم بھی یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ہمارے تمام علماء جس طریقے سے بروقت انہوں نے اقدام کیا، اب ہمیں بھی سوچنا چاہیئے اور ہم ساری دنیا کو یہ پیغام دینا چاہتے ہیں بشمول ہماری یہاں پر عیسائی برادری کے کہ ہم سب ایک ہیں، کوئی بھی ہم میں نفاق پیدا کرنا چاہے، وہ ہم میں نفاق پیدا نہیں کر سکتا، ہم ایک پاکستانی ہیں، ایک سوچ رکھنے والے لوگ ہیں، انسانیت پر یقین رکھنے والے لوگ ہیں اور ہم اس پیغمبر کے پیروکار ہیں کہ آقائے نامدار حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے زمانے میں جب کبھی بھی کوئی واقعہ پیش آتا، مسلمان اور کافر کے بیچ میں بھی تنازعہ ہوتا اور کافر حق پہ ہوتا تو کافر کے حق میں فیصلہ دیا جاتا، یعنی رسول اکرم ﷺ کی ذات اور تعلیمات اقلیت کو تحفظ دینے کی ضمانت تھی۔ ہم ان کے پیروکار ہیں، ہمیں کیا ہوا کہ آج اسی سرزمین پہ جو ہے اقلیت

کو آگ میں جلایا جارہا ہے اور اگر ایک غلطی کسی ایک فرد کے سر تھوپ بھی جائے تو ایک سو گھروں کو جلانا، یہ تو پرانے زمانے کی وہ دہشت کو تازہ کرتا ہے۔ وہ تو ایسا ہے کہ جس طریقے سے ظلم اور بربریت کی تاریخ میں جو داستانیں رقم کی گئی ہیں کہ پوری بستی اور گھروں کو جلایا جائے؟ لہذا ہم اس کی شدید مذمت بھی کرتے ہیں اور ساتھ یہ بھی کہتے ہیں پنجاب حکومت کو کہ انہوں نے بروقت اقدام اٹھانے کیلئے جو بھی اقدامات کئے ہیں، وہ کم پڑ گئے ہیں، یعنی ایک سو بندوں، ایک سو کے قریب گھر جلائے گئے اور پھر بھی شک ہو کہ کس نے جلائے ہیں؟ ایک بندہ نہیں، دو بندے نہیں، تین بندے نہیں، وہ درجنوں کی تعداد میں لوگ آئے اور انہوں نے اور پولیس کی موجودگی میں، تو ہم یہ کہتے ہیں کہ بالکل پنجاب کی حکومت بھی ہماری اپنی حکومت ہے، ہم پوائنٹس سکورنگ کے حوالے سے بات نہیں کرتے، ہمارے ہاں بھی پرسوں جو ایک واقعہ ہوا تو بریلوی مسجد میں خودکش دھماکہ کیا گیا اور ہمارے امام مسجد کو شہید کیا گیا اور وہاں پر نمازیوں کو شہید کیا گیا۔۔۔۔۔

(مغرب کی اذان)

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب، ہم پنجاب حکومت کو اس حوالے سے کہ اگر ہم سے بھی کچھ ہو سکے تو ہم ان کا ہاتھ بٹھائیں گے، ہم بھی اس مشکل سے گزرے ہیں کہ ہم پہ بھی ہزاروں الزامات لگے لیکن خدا گواہ ہے کہ یہاں پہ پاکستان میں جو کچھ ہو رہا ہے، اس کے پس پشت بہت سارے مفادات وابستہ ہیں، ایسا نہیں کہ صرف اقلیت کو تنگ کیا جارہا ہے، یہاں پہ جس جس طریقے سے یعنی امام بارگاہوں کو اڑایا گیا، مسجدوں کو اڑایا گیا، تعلیمی اداروں کو اڑایا گیا یعنی کہ آپ تصور نہیں کر سکتے کہ کوئی بھی ہمارے معاشرے میں ایسا ایک طبقہ نہیں جو کہ ان کے ٹارگٹ پہ نہ ہو۔ ہماری فوج کو انہوں نے جو ہے ٹارگٹ بنایا، پولیس کو ٹارگٹ بنایا، سکول کے بچوں کو ٹارگٹ بنایا، لہذا میں آصف بھٹی صاحب کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ یہ اس بنیاد پہ نہیں ہوا کہ یہ پاکستان میں اکثریت مسلمانوں کی ہے تو اسلئے عیسایوں کے گھر جلائے گئے ہیں بلکہ اس کے پشت پر دہشت گردوں کا ایجنڈا ہے اور وہ ہم میں نفرت پیدا کرنا چاہتے ہے۔ لہذا اس حوالے سے ہم پنجاب حکومت کے بھی ہاتھ مضبوط کرنا چاہتے ہیں، ہم اس موقع پر ایسا الزام لگانا نہیں چاہتے کہ جمہوری حکومتیں بدنام ہوں اور دہشت گردوں کا جو ہے وہ بول بالا ہو۔ لہذا اس بنیاد پہ ہم اس نکتے کو مدنظر رکھیں گے کہ پاکستان میں بسنے والی قوم ساری دنیا کو یہ پیغام دینا چاہتی ہے کہ ہم امن سے پیار کرتے ہیں، ہم انسانیت سے پیار کرتے ہیں۔ ہندو، مسلم، سکھ اور عیسائی سب کو میرا سلام، ہم ایسے نہیں ہیں کہ ہم صرف

اپنی جان کی بات کرتے ہیں اور جب آقائے نامدار حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے پیروکار کی حیثیت سے بات ہو تو ہم اقلیتوں کے حقوق کیلئے اپنی جان نچھاور کریں گے، اپنے دامن پر داغ نہیں لگنے دینگے، نہ ان دہشگردوں کے گھناؤنے عزائم کو پورا کرنا جو کہ وہ یہاں پہ کھیل رچانا چاہتے ہیں، پاکستان کی سالمیت کیلئے، اقلیت کو خوش رکھنے کیلئے اور انسانیت کا بول بالا کرنے کیلئے ہم ایک ہیں، ہم ایک رہیں گے اور ان شاء اللہ تعالیٰ دنیا دیکھے گی کہ ہمارے دشمن ناکام ہونگے اور ان شاء اللہ ہمیں کامیابی ملے گی۔ بڑی مہربانی، شکریہ۔

جناب سپیکر: شکریہ، شکریہ جی۔ یہ جو ریزولیوشن پیش کی گئی ہے تو اس کو میں کل تک کیلئے پینڈنگ کرتا ہوں، کل آپ اس کو، ساری بیبیاں Present کریں۔ The Sitting is adjourned till 04:00 pm of tomorrow afternoon, thank you.

(اسمبلی کا اجلاس بروز منگل مورخہ 12 مارچ 2013ء سہ پہر چار بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)